ای میگزین

PAYAM-E-HAYA

خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

# پیامِ حیاء

MAR/APR 2026 شوّال المکرّم 1447ھ

شمارہ نمبر
60

Payam-e-haya

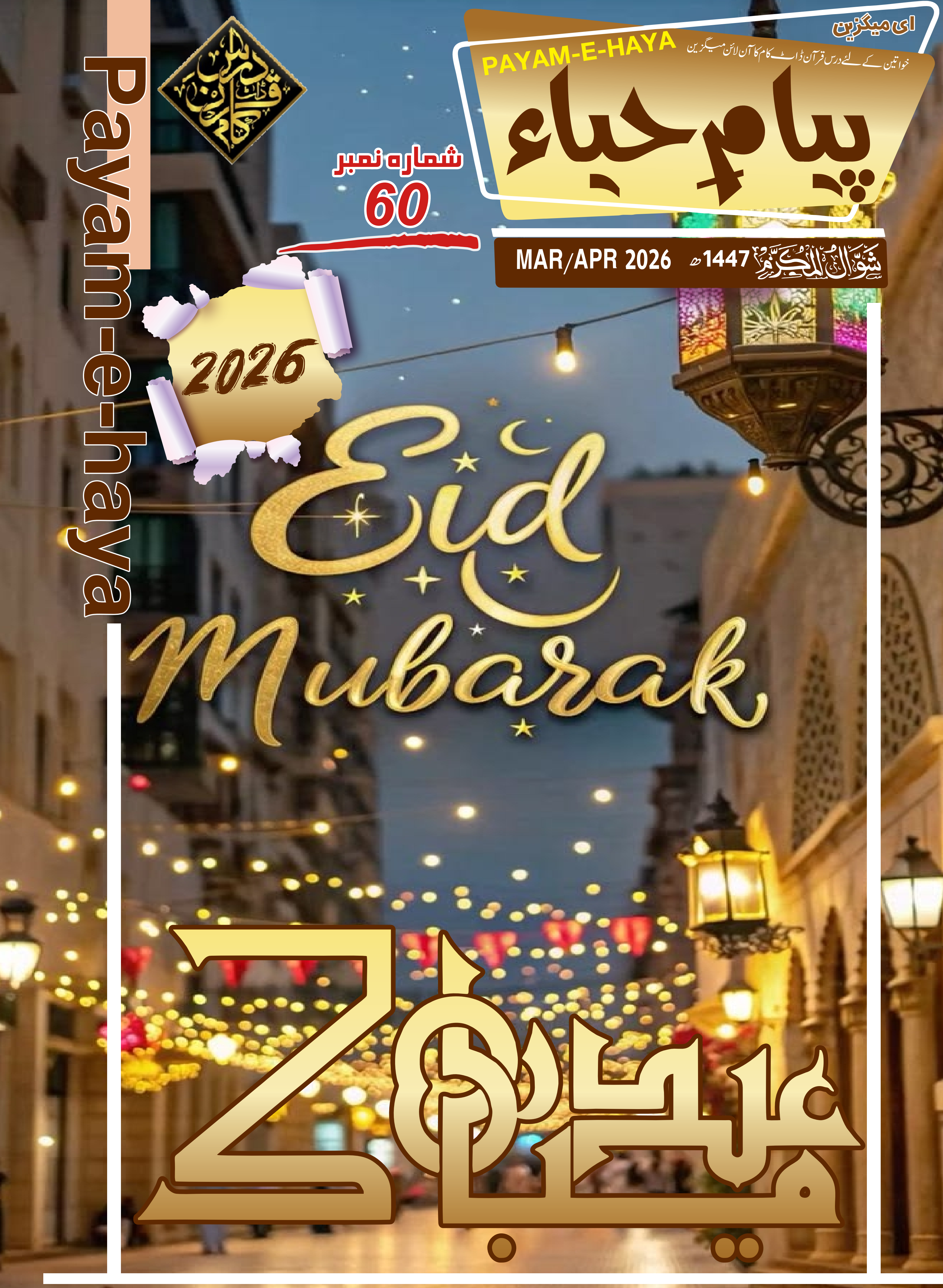
2026
Eid Mubarak
عید مبارک

| مضامین | صفحہ نمبر | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| قرآن وحدیث | 3 | چھا اٹھنیاں (ساجدہ بتول) | 16 |
| نعت (فائق ترابی) | 4 | اقوال زریں (عائشہ صدیقہ) | 17 |
| اداریہ: عید حقیقی خوشی اور احساسِ انسانیت | 5 | مدینہ کا سفر ہے اور میں نمدیدہ (بنت ابراہیم بلوانی) | 18 |
| عید سعید (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب) | 6 | نعت (اقبال عظیم) | 19 |
| عید مبارک (فاطمہ سعید الرحمن) | 7 | عید کا دن ہے گلے آج مل لے ظالم (نفسی مزمل، کوہاٹ) | 20 |
| بچوں کا روشن دینی مستقبل (ابو محمد) | 8 | بیوٹی ٹپس (ام حسن) | 24 |
| روشن داستان۔ قسط: ۲ (کوثر جبین) | 9 | عید الفطر اللہ کا تحفہ (صباء بٹ) | 25 |
| عید کے کپڑے، شہدا کا کفن (ضیاء چترالی) | 12 | سنہرا کلپ (خولہ اسماعیل) | 27 |
| پہلی عید مبارک (میمونہ سیف) | 14 | عید المبارک کے اسپیشل پکوان (عذرا خالد) | 29 |

Published at

www.Darsequran.com

## پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
نائب مدیر: مفتی عبدالرحمن سعید
ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیما رضوان۔ ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

## کلام الٰہی

اور جو شکر کرے تو وہ اپنی ذات کیلئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے۔

(سورہ النمل:40)

## کلام نبوی ﷺ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یوم عرفہ، یوم نحر اور ایام تشریق ہماری یعنی اہل اسلام کی عید کے دن ہیں، اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں“۔

(جامع ترمذی: ۷۷۱ باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ ـ ـ)

### نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زخموں سے چور چور ہے سینہ مرے حضور!
درکار ہے فضائے مدینہ مرے حضور!

اعضا بھی مضمحل ہیں لبوں پر بھی مہر ہے
دلدل میں دھنس رہا ہے سفینہ مرے حضور!

امداد چاہیے مجھے فی الفور سیدی!
امداد چاہیے نا! ابھی نا مرے حضور!

دنیا کی چاکری میں شب و روز محو ہے
ملتا نہیں ہے دل کو روزینہ مرے حضور!

سر پر ردائے سیدہ زہرا کی چھاؤں ہو
انگشت میں نجف کا نگینہ مرے حضور!

جس خاک میں امام حسن کا وجود ہے
اس خاک میں ملے گا دفینہ مرے حضور؟

صدیوں کی طرح دل پہ گراں ہے بہت گراں
اِس سال کا مہینہ مہینہ مرے حضور!

دکھ ہیں کہ تنگنائے سخن میں نہ آ سکیں
کس رنگ میں سناؤں شبینہ مرے حضور!

کس طور سر کروں گا یہ آلام کا پہاڑ
آتا نہیں ہے کوئی قرینہ مرے حضور

سو بار معذرت کہ فغاں بھی نہ کر سکا
لفظوں کو آگیا ہے پسینہ مرے حضور!

صدیوں سے جل رہے ہیں خیامِ دلِ فگار
صدیوں سے رو رہی ہے سکینہ مرے حضور!

رکھ لیجیے ناں شاعرِ پامال کا بھرم
کھل جائے ناں قرار کا زینہ مرے حضور!

**فائق ترابی**

اداریہ

# عید کی حقیقی خوشی اور احساسِ انسانیت

پیاری قاریاتِ کرام!

رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیاں اپنے اختتام کو پہنچتی ہیں تو عید الفطر کی خوشیاں اہلِ ایمان کے دلوں میں نئی امید اور مسرت جگا دیتی ہیں۔ ایک ماہ تک صبر، عبادت اور تقویٰ کی مشق کے بعد یہ دن دراصل اللہ کی طرف سے انعام کا دن ہے۔ عید ہمیں یاد دلاتی ہے کہ بندگی کا سفر صرف رمضان تک محدود نہیں بلکہ یہ ہماری پوری زندگی کا راستہ ہے۔

عید کی خوشیاں یقیناً دل کو مسرور کرتی ہیں۔ نئے لباس، لذیذ پکوان، بچوں کی معصوم مسکراہٹیں اور عزیز و اقارب سے ملاقاتیں اس دن کو یادگار بنا دیتی ہیں۔ مگر عید کا اصل حسن صرف اپنی خوشیوں میں نہیں بلکہ دوسروں کی خوشیوں کا سبب بننے میں ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ معاشرے کا کوئی فرد بھی محرومی کا احساس نہ کرے۔ اسی لیے صدقۂ فطر کو عید سے پہلے ادا کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ ضرورت مند افراد بھی اس دن کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہو سکیں۔

آج کے دور میں جہاں انسان مصروفیت اور مادّیت کے حصار میں گھرا ہوا ہے، عید ہمیں رک کر سوچنے کا موقع دیتی ہے۔ ہمارے ارد گرد ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جو شاید عید کے دن بھی کسی پریشانی یا محرومی کا شکار ہوں۔ اگر ہم ان کی مدد کریں، ان کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کریں تو یہی عید کی حقیقی روح ہے۔ ایک چھوٹا سا تحفہ، محبت بھرا رویہ یا خلوص کے چند الفاظ بھی کسی کے دل میں امید کی شمع روشن کر سکتے ہیں۔

عید دراصل دلوں کو قریب لانے اور رشتوں کو مضبوط بنانے کا نام ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم ایک امت ہیں، اور ایک دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرنا ہی اسلامی اخوت کی اصل پہچان ہے۔ جب ہم اپنی خوشیوں کو دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں تو ہماری خوشیاں بھی کئی گنا بڑھ جاتی ہیں اور معاشرے میں محبت اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

پیامِ حیاء کے تمام قارئین کو عید الفطر کی دلی مبارکباد۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عید کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اسے اپنی زندگی میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ عید مبارک! والسلام

فاطمہ سعید الرحمن (ایڈیٹر: پیامِ حیاء ای میگزین)

پیام حیاء ای میگزین کے لیے آپ بھی کہانی، مضامین لکھیں۔ مستقل سلسلے جیسے حمد، نعت، نظمیں، اقوال زرین، معلومات، صحت اور بیوٹی ٹپس، پکوان، آپ بیتی اور تبصرہ اپنے نام اور شہر لکھ کر وٹس ایپ کر سکتے ہیں۔

+92 313 2127970

# عید سعید

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

السلام علیکم

رمضان المبارک کی پرنور ساعتیں رخصت ہوئیں اور اب ہمارے سامنے عیدالفطر کا مبارک دن اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ یہ دن جہاں اللہ تعالی کی طرف سے روزے داروں کے لیے انعام واکرام کا دن ہے، وہیں یہ ہمیں اپنی معاشرتی اور گھریلو ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتا ہے۔ خواتین کسی بھی گھرانے کی روح اور تربیت کی بنیاد ہوتی ہیں، ان کے لیے عید کا پیغام محض ظاہری سجاوٹ یا لذیذ پکوانوں تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ عید کی حقیقی فضیلت اس میں ہے کہ ہم اپنی روح کو ان پاکیزہ صفات سے مزین کریں جو ہم نے رمضان میں سیکھی ہیں۔

عیدالفطر دراصل شکر گزاری کا نام ہے۔ اس موقع پر ہمیں اپنے ارد گرد موجود ان سفید پوش خاندانوں اور مصیبت زدہ بہنوں کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیے جو کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ یاد رکھیے! اصل عید نئے کپڑے پہننے کا نام نہیں، بلکہ کسی دکھی دل کو سہارا دینے کا نام ہے۔

آپ کا ایک چھوٹا سا ہدیہ کسی کی عید کو یادگار بنا سکتا ہے۔

ایک سگھڑ خاتونِ خانہ کے لیے عید کی خوشیاں سنبھالنے میں گھریلو بجٹ کا توازن بہت اہم ہے۔ مہنگائی کے اس دور میں اسراف سے بچنا اور میانہ روی اختیار کرنا ہی دانشمندی ہے۔ دکھاوے کی دوڑ میں شامل ہونے کے بجائے اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں تاکہ عید کے بعد کا مہینہ معاشی بوجھ تلے نہ دب جائے۔

اس کے علاوہ کچن کی مصروفیات اور مہمان نوازی کے ساتھ ساتھ اپنی صحت اور آرام کا بھی کچھ خیال رکھیں۔

ہمیں اپنے پیارے وطن پاکستان کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ یہ ملک اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ خواتین معاشرے کی معمار ہوتی ہیں، اس لیے ہمیں اپنے گھروں میں ملک وملت کی خدمت اور حب الوطنی کی شمع روشن کرنی چاہیے۔ ہمارا وطنِ عزیز پاکستان بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ اس کی بقا اور حفاظت ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ ہمیں اپنی نئی نسل کے دلوں میں وطن کی مٹی سے محبت اور اس کی قدر ومنزلت کا جذبہ بیدار کرنا ہوگا۔ عید کے اس پرمسرت موقع پر ہمیں مل کر عالم اسلام کے اتحاد، سلامتی، امن اور خوشحالی کے لیے خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں۔

ہم اس عید پر عہد کریں کہ ہم اپنی خوشیوں میں اسلامی اخوت، ایثار، قربانی اور حب الوطنی کو شامل رکھیں گے۔ اللہ تعالی ہماری عبادات کو قبول فرمائے اور ہمارے گھروں اور پیارے وطن کو ہمیشہ امن کا گہوارہ بنائے۔

یہ عید تمام دنیا کے مسلمانوں کے گھروں میں برکت اور دلوں میں اطمینان لے کر آئے۔ عید مبارک!

**فاطمہ سعید الرحمٰن**

عالم اسلام کا ایک مذہبی تہوار ہے جو ماہ رمضان المبارک کے اختتام کی نشان دہی کرتا ہے اور ہر سال بڑی عقیدت وجوش و خروش سے یکم شوال کو منایا جاتا ہے جبکہ شوال اسلامی تقویم کا دسواں مہینہ ہے۔ عید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی؛ خوشی؛ جشن؛ فرحت اور چہل پہل کے ہیں جبکہ فطر کے معنی روزہ کھولنے کے ہیں؛ یعنی روزہ توڑنا یا ختم کرنا۔ عید الفطر کے دن روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے، اس روز اللہ تعالی بندوں کو روزہ اور عباداتِ رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں، لہذا اس تہوار کو عید الفطر قرار دیا گیا ہے۔

### آداب وسنت

نماز عید کے لیے جانے سے قبل غسل کرنا۔ عید الفطر کی نماز سے قبل کچھ نہ کچھ کھا کر جانا۔ عید کے روز تکبیریں کہنا۔ عید کی مبارکباد دینا۔ عید کے لیے خوبصورتی اور اچھا لباس پہننا۔ نماز عید کے لیے آنے جانے میں راستہ بدلنا۔

### عید کی رسومات

خصوصی طور پر مسلمان صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے بیدار ہوتے ہیں اور نماز فجر ادا کرتے ہیں پھر دن چڑھے نماز عید سے پہلے کچھ میٹھا یا پھر کھجوریں کھاتے ہیں جو سنت رسول ہے۔ اور اس دن روزہ کے نہ ہونے کی علامت ہے۔ مسلمانوں کی ایسے مواقع پر اچھے یا نئے لباس زیب تن کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جبکہ نئے اور عمدہ لباس پہن کر مسلمان اجتماعی طور پر عید کی نماز ادا کرنے کے لیے مساجد، عید گاہوں اور کھلے میدانوں میں جاتے ہیں۔ نماز عید الفطر میں آتے اور جاتے ہوئے آہستہ آواز سے تکبیریں (اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، واللہ الحمد) کہنا اور راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ عید کے روز غسل کرنا، خوشبو استعمال کرنا اور اچھا لباس پہننا سنت ہے۔ عید الفطر کے روز روزہ رکھنا حرام ہے۔

### صدقہ فطر

صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر نمازِ عید سے پہلے ادا کرنا چاہیے ورنہ عام صدقہ شمار ہوگا۔ صدقہ فطر ہر صاحب

نصاب مسلمان مرد، عورت، آزاد، عاقل، بالغ پر واجب ہے۔ صدقہ فطر دو 2 کلو گرام گندم، ساڑھے تین (500۔3) کلو گرام جو، کھجور یا کشمش میں سے جو چیز زیر استعمال ہو، وہی دینی چاہیے یا ان کی جو قیمت بنتی ہے۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، لیکن نماز عید سے پہلے تک ادا کیا جا سکتا ہے۔

# بچوں کا روشن دینی مستقبل

**ابو محمد**

شوال کا مبارک مہینہ جہاں ایک طرف رمضان المبارک کی روحانی برکتوں کا تسلسل لے کر آتا ہے وہیں دینی مدارس میں نئے تعلیمی سال کا آغاز بھی ہوتا ہے، یہ وہ بہترین موقع ہے جب والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل کا فیصلہ کر سکتے ہیں، دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی اتنی ہی ضروری ہے کیونکہ یہی وہ علم ہے جو انسان کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی عطا کرتا ہے، آج کے دور میں جہاں بے راہ روی، فتنوں اور اخلاقی زوال کا سیلاب امڈ آیا ہے وہاں اپنے بچوں کو دین سے جوڑنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت بن چکا ہے، ایک حافظِ قرآن بنانا محض ایک اعزاز نہیں بلکہ والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے، حدیث مبارکہ کے مطابق قیامت کے دن حافظ قرآن کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے زیادہ ہوگی، اسی طرح ایک عالم دین بنانا بھی نہایت عظیم سعادت ہے جو نہ صرف اپنے لیے بلکہ پوری قوم کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے، مدارس دینیہ وہ قلعے ہیں جہاں قرآن و سنت کی حفاظت ہوتی ہے، جہاں بچوں کی تربیت اسلامی اقدار کے مطابق کی جاتی ہے، جہاں انہیں اچھے اخلاق، ادب، اور اللہ کے قرب کا راستہ سکھایا جاتا ہے، والدین کو چاہیے کہ وہ صرف دنیاوی ڈگریوں پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ اپنے بچوں کو دین کا عالم یا حافظ بنانے کی بھی نیت کریں کیونکہ دنیاوی تعلیم صرف روزگار دیتی ہے جبکہ دینی تعلیم زندگی سنوارتی ہے اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت بنتی ہے، شوال کے اس بابرکت مہینے میں اپنے بچوں کو مدارس میں داخل کروانا ایک بہترین فیصلہ ہو سکتا ہے، یہ وہ سرمایہ کاری ہے جو کبھی ضائع نہیں ہوتی بلکہ نسلوں تک خیر اور برکت کا ذریعہ بنتی ہے، آئیں عہد کریں کہ ہم اپنے بچوں کو دین سے جوڑیں گے، انہیں قرآن کے نور سے منور کریں گے اور ایک باکردار مسلمان بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے تاکہ ہمارا معاشرہ بھی سنورے اور ہماری آخرت بھی کامیاب ہو۔

## محبت صبر اور خاموش نیکیوں کی ایک

# روشن داستان

دوسری قسط

(کوثر جبین)

**بشری باجی**
(اہلیہ مرحومہ مدیر اعلی مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)
کی وفات پر انکی چھوٹی بہن کی تحریر

مرحومہ کی بہو کہتی ہے: انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں نور آباد سے حاصل کی۔ پانچویں جماعت کے بعد دو سال دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے حسن ابدال کے ایک مدرسے میں داخلہ لیا۔ چچا جان (مولانا اسماعیل ریحان صاحب) سے شادی کے بعد انہوں نے کراچی میں ان کے ساتھ زندگی کے سولہ سال گزارے۔ سن دو ہزار تیرہ میں اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ گاؤں نور آباد واپس آگئیں اور یہیں ایک کرایے کے مکان میں رہائش اختیار کی جہاں تقریباً نو سال رہیں چھوٹا سا گھر تھا دو کمروں کا جہاں ایک کمرے میں خالہ اور ان کے پانچ بچے رہتے تھے اور کبھی کبھار ان کے ساس سسر کراچی سے آجاتے تو وہ بھی وہیں رہتے اور دوسرے کمرے میں ان کی بہن جو کہ ان کی دیورانی بھی تھیں بہنوئی اور ان کی تین بیٹیاں رہتے تھے۔ ایک تہہ خانہ تھا جہاں ان کے شوہر حضرت لکھنے کا کام کرتے تھے۔ تنخواہ اتنی تھی کہ گزر بسر بمشکل لیکن ہو رہی تھی لیکن خالہ نے کبھی شکوہ شکایت کا طریقہ نہیں اپنایا بلکہ صبر و تحمل سے کام لیتی رہیں کبھی کبھار اکیلی ہوتیں تو رو پڑتی تھیں لیکن کبھی دوسروں کے سامنے نہ ہاتھ پھیلائے نہ ہی اپنی مشکلات کا رونا رویا۔ وہ مشکل کا حل ڈھونڈنے والوں میں سے تھیں نہ کہ مشکلات کا رونا رونے والوں میں سے۔ وہ ہمیشہ یہی بات سکھاتی تھیں کہ جب ہم شکر ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالی وہاں سے دیتے ہیں جہاں سے انسان کا تصور بھی نہیں ہوتا۔ سیدھی اور سچی تھیں۔

اپنی زندگی میں انہوں نے جو چیزیں سیکھیں وہ اپنے تک نہیں رکھیں بلکہ آگے بھی پہنچاتی رہیں وہ ایک اعلی ظرف خاتون تھیں جن کو چھوٹی چھوٹی باتوں سے فرق نہیں پڑتا تھا۔ ان کا اللہ پر یقین دیکھ کے ہم اکثر حیران رہ جاتے۔

دو ہزار سترہ اٹھارہ میں ان کی طبیعت خراب ہوئی تھی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی اور ذہن ماؤف ہونے لگتا تو انہوں اپنا علاج خود ہومیو پیتھک کی مختلف کتابیں جو کہ چچا جان (ان کے شوہر مولانا اسماعیل صاحب) کی تھیں پڑھ پڑھ کے اپنا علاج کیا دوائیاں استعمال کر کے جو گھر میں ہی موجود ہوتی تھیں۔ ہمارے فیملی ڈاکٹر (ہومیو پیتھک ڈاکٹر) بھی حیران رہ جاتے کہ انہیں دوائیوں کے نام کس طرح یاد ہوتے ہیں۔ میڈیکل کی تعلیم حاصل کئے بغیر ان کو کس طرح معلوم ہوتا کہ کس

کیفیت میں کون سی دوائی دینی چاہیے۔

خالہ بتاتی ہیں کہ اپنی صحت کی خرابی کے دوران میں نے بہت سوچا اور خود پر فوکس رکھا کہ ایسی کون سی چیز استعمال کرتی ہوں جس سے میری طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ کافی تجربے اور مشاہدے کے بعد سمجھ میں آیا کہ بیکری کی چیزیں، بازاری سموسے پکوڑے اور باہر کا تیل اور گھی چینی وغیرہ اپنے گھر سے نکال دینا چاہیے اور گھر میں اس کا متبادل لانا چاہیے۔ اپنے شوہر کے مشورے سے انہوں نے چینی کی جگہ گڑ یا شکر اور گھی اور تیل کی جگہ سرسوں کا تیل استعمال کرنا شروع کیا۔ شروع کے دنوں میں انہیں بچوں کے احتجاج کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن آہستہ آہستہ سب باہر کے گند کو چھوڑنے کے عادی ہوتے گئے۔

خالہ بتاتی ہیں جب بچے پاپڑ ٹافیاں اور گندے میٹھے کی چاکلیٹس کھاتے تو میرا دل دکھتا کہ یہ بچے اپنے ساتھ ظلم کر رہے ہیں لیکن بہت زیادہ سمجھانے سے وہ کہتی ہیں مجھے ناامیدی کا سامنا کرنا پڑا تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ جب بچوں کی طبیعتیں خراب ہوتیں الٹیاں موشن پیٹ درد وغیرہ تو وہ تنبیہی انداز میں کہتیں بولا تھا نا۔ اور آہستہ آہستہ بچوں کی گند کھانے کی عادت چھوٹتی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ مجھے لگتا ہے جب تک کوئی چیز تجربہ کر کے نہ سیکھی جائے تب تک انسان مکمل نہیں سیکھ سکتا۔ اور ان دنوں میں خالہ کے پاس اپنا سمارٹ فون بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے دیکھ دیکھ کے سیکھتیں بلکہ انہوں نے اپنی اس ذہانت اور عقل کو استعمال کیا تھا جو اللہ نے انہیں عطا کی تھی۔

خالہ کو فطرت سے بہت پیار تھا۔ نیا گھر بن رہا تھا تو کہتی تھیں اس گھر میں بہت سارے پودے لگائیں گے۔ ہمارا ہرا بھرا گھر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چھوٹے گھر اور مشکلات حالات پر صبر اور شکر کا بدلہ انہیں دیا اور وہ اس گھر کو بہت پیار سے دیکھتی تھیں پیاری پیاری چیزوں سے سجاتی تھیں۔ لیکن اس گھر میں ان کی زندگی کے چار سال لکھے تھے۔ اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس حور جیسی خاتون کو اپنے پاس بلا لیا جو بہت سارے لوگوں کے لیے مرہم کی طرح تھیں۔

انسان کو انسان سمجھ کے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتی تھیں کسی کا دل نہیں دکھاتی تھیں۔ دوسروں کو تکلیف میں دیکھتی تو چپکے چپکے رو کے اللہ تعالیٰ سے مانگتی تھیں۔ ہر معاملے میں بہت صبر سے کام لیا تھا۔ خود کہتی تھیں کہ دنیا جنت نہیں ہے یہاں پر صبر و شکر سے گزارا کریں گے تو اچھا ہو گا ورنہ ہم ناشکرے اور بے صبرے بن کے اللہ کی نظر میں خراب ہوں گے اور اپنی نظروں میں بھی۔ اپنی صحت کا خیال رکھتی تھیں اور باقی سب کو بھی یہی کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے پھل، سبزیاں سورج کی روشنی، چہل قدمی کرنا، ورزش کرنا یا درختوں کے درمیان بیٹھ کے قدرت پر غور و فکر کرنا یہ سب چیزیں ہمارے لیے ہی پیدا کی ہیں اور ہم ہیں کے مصنوعی چیزوں پر خوش ہوتے ہیں۔ جاری ہے

# تمام عالم اسلام کو

پیام حیاء میگزین
کی پوری ٹیم کی طرف سے

# عید الفطر مبارک ہو

# عید مبارک کے کپڑے، شہدا کا کفن

(ضیاء چترالی)

علی کی چھوٹی سی گاڑی میں قہقہے گونج رہے تھے۔ عید کی من پسند شاپنگ پر سارے بچے خوش تھے۔ علی اور ان کی اہلیہ وعد خاتون بچوں کو عید کے کپڑے دلانے کے لیے ساتھ لے کر بازار گئے تھے۔ مگر واپسی میں دجالی درندوں نے عید کے کپڑوں کو لہو میں رنگ دیا۔

واقعہ کی تفصیل:

مغربی کنارے کے شمال میں واقع شہر طوباس کے قریب طمون کے مقام پر قابض اسرائیل کے ایک درندہ صفت فوجی دستے نے ایک ہنستے بستے خاندان کی گاڑی پر گولیوں کی وہ بوچھاڑ کر دی، جس نے عید کی خوشیوں کو سوگ میں تبدیل کر دیا۔ رمضان المبارک کی وہ پرنور رات، جب فضاؤں میں سحر وافطار کی برکتیں رقصاں تھیں، 37 سالہ علی بنی عودہ اپنی شریک حیات 35 سالہ وعد اور اپنے چار لخت جگروں کے ہمراہ طمون سے نابلس کی جانب روانہ ہوئے تھے۔ گاڑی میں بچوں کے قہقہے گونج رہے تھے، وہ ایک دوسرے کو عید کے نئے کپڑوں کے خواب سنا رہے تھے۔ کسی کو کیا معلوم تھا کہ غاصب صہیونی دشمن کی گھات میں لگی ٹولیاں ان معصوموں کے خوابوں کو چکنا چور کرنے کے لیے تیار بیٹھی ہیں۔

واپسی کے سفر میں جب گھر کی دہلیز قریب تھی، قابض اسرائیل کی ایک وحشی فوجی یونٹ نے اس نہتے خاندان کا راستہ روکا اور کسی وارننگ کے بغیر براہ راست گاڑی پر موت کی بارش کر دی۔ چند لمحوں میں گاڑی کا لوہا گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور بچوں کے قہقہے دردناک چیخوں میں بدل گئے۔ ممتا کی ماری وعد نے اپنی آخری سانسوں تک اپنے بچوں کو اپنی آغوش میں چھپا کر گولیوں سے بچانے کی کوشش کی، مگر صیہونی درندگی نے ممتا کے اس حصار کو بھی چیر ڈالا۔

فلسطینی وزارت صحت کے مطابق اس لرزہ خیز قتل عام میں خاندان کے سربراہ علی بنی عودہ، ان کے دو معصوم بیٹے 7 سالہ عثمان اور 5 سالہ محمد موقع پر ہی جام شہادت نوش کر گئے۔ زخمی ماں وعد جس کا وجود گولیوں سے چھلنی تھا، اسپتال پہنچ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ گاڑی میں اب صرف دو بچے، 11 سالہ خالد اور 8 سالہ مصطفی باقی رہ گئے تھے، جن کے معصوم چہرے اور سر گولیوں کے ٹکڑوں سے لہولہان تھے۔

عینی شاہدین کی آنکھیں اشکبار ہیں، انہوں نے بتایا کہ قابض فوج نے انتہائی قریب سے 50 سے زائد گولیاں برسا کر ایک پورے خاندان کی نسل کشی کی۔ گاڑی اب ایک لوہے کا ڈھانچہ نہیں بلکہ فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کی ایک بولتی ہوئی دستاویز بن چکی ہے۔

خالد علی بنی عودہ، جواب اس اجڑے ہوئے گھر کا سب سے بڑا چشم و چراغ ہے، اپنی بپتا سناتے ہوئے سسکیاں بھرنے لگا۔ اس نے بتایا: "ہم نابلس سے عید کے رنگ برنگے کپڑے خرید کر خوشی خوشی واپس آرہے تھے کہ اچانک ہر طرف سے گولیاں برسنے لگیں۔ میں نے اپنے بھائی کو بچانے کے لیے اسے نیچے چھپایا، مگر ہمیں نہیں معلوم تھا کہ موت کہاں سے آرہی ہے۔"

خالد نے وہ ہولناک انکشاف بھی کیا جو انسانیت کے علمبرداروں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ جب اس کا باپ آخری ہچکیاں لے رہا تھا تو ایک قابض اسرائیلی فوجی نے گاڑی کے قریب آکر انتہائی تکبر اور نفرت سے کہا: "ہم نے کتوں کو مار دیا ہے۔" یہ الفاظ اس صیہونی ذہنیت کا عکاس ہیں جو فلسطینیوں کو انسان ماننے سے ہی انکاری ہے۔

یہ قتل عام محض ایک حادثہ نہیں، بلکہ اس گریٹر اسرائیل کے ناپاک منصوبے کا تسلسل ہے، جس کے تحت فلسطینیوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ غزہ کی پٹی پر ڈھائی سال سے جاری وحشیانہ جنگ کے بعد اب مغربی کنارے میں بھی معصوموں کے خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں۔ اہل طمون آج اپنے 4 پیاروں کو منوں مٹی تلے دفنا رہے ہیں، مگر ان کے عزم میں ذرہ برابر لغزش نہیں ہے۔ عید کے وہ کپڑے جو خوشیوں کی علامت تھے، اب ان معصوموں کے کفن بن چکے ہیں۔ یہ لہو پکار پکار کر عالمی ضمیر سے سوال کر رہا ہے کہ آخر کب تک دجالی حکومت کو فلسطینیوں کے خون سے ہولی کھیلنے کی اجازت دی جائے گی؟

# پہلی عید مبارک

**میمونہ سیف**

ہر طرف خوشیوں کا سماں، بچے بڑے خوبصورت اور نئے کپڑے زیبِ تن کیے کافی مسرور نظر آ رہے تھے، مردوں کا پھر آپس میں معانقہ اور مبارک باد سے ماحول کینے، نفرت وعداوتوں سے بالکل شفاف معلوم ہو رہا تھا۔

عیدالفطر کی آمد روزے داروں کے لیے اللہ کی بہترین پیشکش و تحفہ ہے۔ یہ اس کی شادی کے بعد پہلی عید تھی۔ وہ آئینہ کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی، لبوں پر مسکراہٹ مگر دل ودماغ کہیں اور تھا۔

"امی جان! میں نے اپنی بلیو فراک استری کر لی ہے۔"

"چلیں اچھا ہو گیا، اب یہ ماریہ کے بھی کر لو" امی نے اپنی بیٹی کا سوٹ بڑھا کر کہا۔

"خود کرلے گی ناامی!" مونا نے منہ بنا کر کہا۔

اب اس سے پہلے کہ امی ناراض ہو جاتیں، مونا کی وضاحتیں ٹرٹر شروع۔۔۔ "وہ دراصل میں اپنا میک اپ وغیرہ کا سامان پیک کر لوں پھر کل نانی امی والوں کے ہاں جانا ہے۔"

"نہیں ضرورت! دراصل میرے ہاتھ سلامت ہیں اور میں خود ہی کر لوں گی" چھوٹی بہن ماریہ اتراتی ہوئی میدان میں کود آئی۔

مونا اپنے ایامِ ماضیہ کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی، وہ چہرے، مسکراہٹیں بڑی شدت سے یاد آ رہے تھے اور وہ لڑائیاں، جھگڑے جو منٹوں ہی نہیں، سیکنڈوں میں ختم ہو جاتے اور کبھی دلی طور پر برا نہیں مانا جاتا تھا۔

وہ جگہ جہاں کینہ و نفرت کا نام و نشان نہیں تھا، چار سو صرف محبت ہی محبت کی فضائیں قائم تھیں۔

مگر وقت وزمانہ بہت جلدی گزر جاتا ہے، وہ اپنی نظریں دروازے سے باہر ڈالے انہی سوچوں میں گم تھی کہ سب کچھ کتنا جلدی بدل گیا۔

اب ہر چیز نئی، نیا ماحول، نیا گھر و گھرانہ اس گھر میں بچے نہیں تھے، ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا، سب کچھ بدل چکا تھا، بہنوں کی چہچہاہٹ کوسوں دور ہو چکی تھی مگر ہاں! بہنوں کی شکل میں نندیں موجود تھیں، بیشک وہ بڑی تھیں مگر ہر طرح سے بہن سے بڑھ کر خیال رکھتی تھیں۔

اب یہاں پر امی تو نہیں البتہ ماں کے روپ میں رقیق القلب، شفیق و نرم مزاج ساس صاحبہ ضرور موجود تھیں، جو اپنی بیٹیوں جیسا پیار و محبت دیتی تھیں۔

"مونا بیٹی! جلدی تیار ہو جاؤ اور ہاں ریڈ والی چوڑیاں

بھی پہنو، پھر مل کر سویاں کھاتے ہیں۔" ساس صاحبہ دور سے ہی آوازیں دینے لگیں۔

یادوں کے اشکوں سے بھری ہوئی آنکھیں پونچھ کر مونا "جی اماں" کہتے ہوئے چوڑیاں پہننے لگی اور دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ گرچہ سب کچھ بدل گیا ہے مگر پیار و محبت زندہ ہے۔ یہ رب کے احسانات تھے کہ مونا اپنے گھر میں خوش تھی اور جلد ہی سب کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔

"سب سے پہلے اس کی حقدار تم ہو۔" سیف صاحب نے عیدی بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اور میرا گفٹ۔۔۔؟" مونا نے سیف کے دوسرے ہاتھ پر نگاہیں ڈالتے ہوئے کہا جو کہ خالی تھا۔

"ارے بابا! وہ بھی مل جائے گا وہ دیکھو! سامنے ٹیبل پر رکھا ہوا ہے۔" سیف نے اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

دونوں کی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے میں پنک کلر کی دھیمی لائٹنگ نے ہر چیز کو خوبصورت و دلکش بنا دیا۔

عید الفطر کو جس طرح میٹھی عید کہا جاتا ہے، یقینا یہ رشتوں کی خوبصورتی اور مٹھاس سے ہی خوشیوں کے رنگ بھرتی ہے اور اس کے برعکس جہاں نفرتوں کی آتش فشاں ہر آن جلتی رہتی ہو، وہ سکون کو نگل جاتی ہے اور عید کا دن عام دنوں سا بلکہ ان سے زیادہ کہیں زیادہ اداس و غمگیں محسوس ہوتا ہے۔

اک شادی شدہ لڑکی کے لیے دوسرے گھر کو اپنانا پھر اپنا سمجھنا ابتداء مشکل ضرور ہوتا ہے لیکن جب ساس نندوں اور شوہر کی عزت و محبت مل جائے، تو جنت سے کم نہیں ہوتا۔

البتہ اپنی ماں اور بہن بھائیوں کا رشتہ بھی کچھ نایاب ہے، جو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ یہ دل خوشیوں سے لبریز ہو کر بھی امی بابا کی یادوں سے غمزدہ ہو جاتا ہے۔

مگر ہاں۔۔۔۔!!! جب احساس کی فضا قائم ہو تو دل کی اداسی منٹوں میں تھم جاتی ہے۔

"مونا! عبایہ پہن لو! امی کے ہاں چلتے ہیں" سیف کے اس جملے سے مونا چونک جاتی ہے۔

"گھور کر کیوں دیکھ رہی ہو؟ چلنا نہیں کیا۔۔؟" "ہوووں ابھی پہنتی ہوں" مونا روہانسی دھیمی آواز سے بولی۔

"مونا! تم رو رہی ہو؟"

سیف کے قریب آنے اور اس استفسار پر مونا اپنے آنسو پونچھ کر کہنے لگی: "یہ خوشی کے آنسو ہیں، آپ کو پتا ہے، تھوڑی دیر پہلے میں امی کا ہی سوچ رہی تھی اور اس سلسلے میں اداسی چھا گئی تھی۔"

"ہاں جی! جبھی تو میں لے کر جا رہا ہوں، تمہیں اچھی طرح سمجھتا ہوں، تم بیشک نہ بھی بولو، میں تمہاری آنکھیں اور تمہارا چہرہ پڑھ لیتا ہوں" سیف نے دلجوئی سے ہاتھ پکڑ کر کہا۔ مونا خوشی و محبت سے مسکرا دی اور اس خوبصورت رشتے اور نصیب پر رب ذوالجلال کا شکر ادا کیا۔

# چھ اٹھنیاں

قسط: ۲

ساجدہ بتول

خوشیاں اس سے لینے والے کئی ہاتھ ہیں، مگر مسائل لینے والا کوئی نہیں۔ ان مسائل کا بوجھ اٹھانے والی وہ اکیلی ہے۔ کبھی کبھار ان مسائل پہ دلاسا مل جاتا ہے مگر کندھا نہیں ملتا۔ یہ حقیقت اب اس پہ عیاں ہو چکی ہے کہ کندھا ماں باپ کے بعد صرف سگی بہن کا ملا کرتا ہے جو اللہ نے اسے دی ہی نہیں۔ ورنہ اس نے بہن ہونے کے دعوے تو بیسیوں دیکھے ہیں مگر انہی دعووں کے ہمراہ فاصلے بھی اتنے ہی دیکھے ہیں۔ وہ دور دور تک نظر دوڑاتی ہے، اس کی بہت سی سہیلیاں زندگی کی بھیڑ میں کھو چکی ہیں۔ وہ جن پہ وقت قربان کیا، وہ جن پہ پیسے قربان کیے، وہ جن پہ دل قربان کیا، وہ جن پہ زندگی قربان کی، وہ جن پہ خوشیاں قربان کیں اور وہ جن پہ اپنی خواہشات قربان کر دیں، وہ تمام سہیلیاں اپنی اپنی زندگی میں یوں مگن ہیں کہ اسے کہیں نظر ہی نہیں آتیں۔ کہیں نہ کہیں ضرور ہوں گی۔ مگر اس کی زندگی سے نکل چکی ہیں۔ رہی وہ دو سہیلیاں، جن پہ اس نے اس دور کے حساب سے پچیس پچیس روپے کے بیش قیمت تحائف ہار دیے تھے، وہ تو تب ہی اس کی زندگی میں سے نکل گئی تھی، جب اس نے ان کے ساتھ اسکول کا آخری دن گزارا تھا!!

ہاں مگر ساتھ رہے تو آخری سانس تک ابو جی اور ساتھ رہیں تو اپنی آخری سانس تک ماں۔ اور اسے اللہ سے امید ہے کہ ماں پہ خرچ کیا گیا ایک ایک روپیہ اس کے نامہ اعمال میں محفوظ ہو گا۔ اسے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ چار اٹھنیاں جو اس نے بغیر کسی امنگ اور ترنگ کے، ماں کے ہاتھ پہ رکھی تھیں، ان اٹھنیوں کے بدلے میں ملنے والی ماں کی دعا اتنی قیمتی تھی کہ اللہ نے آج تک اسے کبھی رزق کی تنگی نہیں ہونے دی۔ ماں کے منہ میں زبردستی ڈالے گئے لقموں کا ہی ثمرہ ہے کہ اللہ نے اسے جوانی میں دو بار عمرے کا سفر نصیب فرمایا۔

مگر وہ چھ اٹھنیاں جو اس نے اپنا دل قربان کر کے سہیلیوں پہ وار دیں، ان کے بدلے میں تو کچھ بھی نہ ملا۔۔ وہ سہیلیاں تحائف ہضم کر کے کچھ عرصے بعد اسے چھوڑ گئی۔ آج زندگی کے مسائل اور مصائب اٹھانے کے لیے وہ اکیلی ہے۔ وہ سہیلیاں اسے کہیں بھی نظر نہیں آتیں۔

بندے کا اللہ کے ساتھ بالکل یہی معاملہ ہے۔

بندہ اپنی زندگی کا قیمتی وقت یعنی جوانی دنیوی رشتوں پہ خرچ کر دیتا ہے۔ اللہ کو اپنا بچا کھچا وقت یعنی بڑھاپا دیتا ہے۔ اللہ کے دین کے علم کے لیے اپنے معذور بچے مدرسے میں ڈالتا ہے۔ اللہ کے نام پہ ہلکا مال خرچ کرتا ہے مگر رشتوں، تعلقات اور اپنی خواہشات کے لیے عمدہ وقت، عمدہ اولاد اور عمدہ مال چنتا ہے۔ بندے کو معلوم ہی نہیں

ہوتا کہ وہ یہ سب کچھ ضائع کر رہا ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ باقی تو صرف وہی رہے گا جو اللہ پہ خرچ کر دیا۔ ہاں جو دنیا پہ خرچ کیا وہ میری چھ اٹھنیوں کی طرح ضائع ہو جائے گا۔ جن پہ خرچ کیا وہ بھی اسی دن ساتھ چھوڑ جائیں گے جب اس کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔

ہاں مگر ماں کو دی گئی میری چار اٹھنیوں کی طرح ہمیشہ کے لیے فخر کے قابل وہی رہے گا جو اللہ کو دے دیا۔ وہی ہمیشہ ساتھ رہے گا اور وہی قبر و حشر میں کام آئے گا۔ اس لیے بس اللہ کے لیے جئیں۔ اور اللہ کے بنائے گئے خونی و قانونی رشتوں کے لیے اللہ کی رضا کی خاطر جئیں۔ باقی تو نرا خس ہے جو آپ کی زندگی میں جتنا کم ہو گا، اتنا آپ کا جہاں پاک رہے گا

# اقوال زریں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: "جس نے اپنے نفس کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچانا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ: "معرفت یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ کے ساتھ ہو اور دل میں غیر کی گنجائش نہ رہے۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ: "اللہ کی معرفت تب ملتی ہے جب بندہ اپنے وجود کو اللہ کے وجود میں فنا کر دے۔"

حضرت رابعہ بصریؒ: "جو اللہ کو پہچان لیتا ہے، اس کا دل دنیا کے لالچ سے خالی ہو جاتا ہے۔"

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ: "اللہ کی معرفت کا پہلا دروازہ یقین ہے، اور آخری مقام دیدارِ قلبی ہے۔"

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ: "دل کی صفائی معرفتِ الٰہی کی بنیاد ہے۔"

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ: "خلق کی خدمت، خالق کی معرفت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔"

حضرت بہاؤالدین نقشبندؒ: "معرفت یہ ہے کہ دل میں غیر کی گنجائش نہ رہے، صرف اللہ بس جائے۔"

**عائشہ نعیم**

# مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ

بنت ابراہیم بلوانی

میں کیا اور میری اوقات کیا۔ اگر چاہوں بھی تو اس بات پر اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتی چاہے ساری عمر ایک ہی سجدہ میں کیوں نہ گزار دوں کے ایک سانس اندر گیا اور پھر واپس آجائے باہر۔

یہ میری ماں، باپ کی، اور میرے ان تمام بے شمار دوستوں کی دعاوں کا نتیجہ ہے کہ جب بھی دل میں خواہش جنم لیتی ہے کہ بیت اللہ کی زیارت کی جائے یا آقائے نامدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر نور کی زیارت کی جائے تو یقین جانئے اللہ پاک بغیر کسی مشقت کے خیر وعافیت کے ساتھ پہنچا دیتا ہے۔

اس شہر اور اس ہستی کے روضہ کا دیدار کرنے جا رہی ہوں کہ جس کی وجہ سے یہ کائنات تخلیق کی گئی اور جو محسن انسانیت ہیں۔ الحمد للہ ثمہ الحمد للہ، اللہ پاک نے یہ سعادت بخشی کہ کئی مرتبہ جانا ہو چکا ہے دونوں مقدس مقامات پر اور یقین جانئے میں جب بھی جاتی ہوں تو یہ لگتا ہے کہ پہلی مرتبہ آئی ہوں کہ دیدار سے دل ہی نہیں بھرتا اور میں یہی دعا مانگتی ہوں کہ

یا اللہ کم سے کم ایک مرتبہ ہر امت محمدیہ کے ہر مسلمان کو حج بیت اللہ اور روضہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو آمین یا رب کریم۔

کوئی شہر بھنبھور، کوئی سیال نگر، کوئی رانجھن کا ڈیرہ، کوئی تخت ہزارہ، کوئی پنن کا صحرا، کوئی مٹھن کی جھوک، کوئی ماہی کی بستی، کوئی لاکھی باغ، کوئی سیف ملوک نگر، کوئی ڈھولن کا دیس۔ الغرض کسی بھی محبوب نگر کی کوئی تمثیل، کوئی تشبیہ اس شہر پر صادق نہیں آتی۔

آئے بھی کیسے یہ خالق کائنات کی محبوب ترین ہستی ﷺ کا شہر مدینہ ہے۔

اس شہر کے در و دیوار میں لمس مصطفی ﷺ کی مہک بستی ہے گلی کوچوں میں ان کی یاد رہتی ہے۔ ذرے ذرے میں آفتاب نبوت کے نور بستا ہے۔ کونے کونے میں ان کا کرم دکھتا ہے۔ مدینہ منورہ شہر کرم، گوشہ رحمت، چشمہ مودت، قریہ محبت، اور گناہگاروں کے لئے خطہ مغفرت ہے۔

کلیم اللہ نے مکہ کو حرم اور محبوب کبریا ﷺ نے مدینہ کو حرم بنایا۔ ایک انجانا اضطراب بھی ہے جو ایک کم تر انسان کے دل میں کسی اعلیٰ وارفع بادشاہ کے در پر حاضری کے ارادے کے بعد ہوتا ہے۔

میری حالت اس وقت اس مریض کی سی ہے جس کے جسم سے آہستہ آہستہ خون نچوڑا جا رہا ہو۔ یا پھر

اس چور کی سی ہے جسے کمرہ عدالت کی طرف لے جایا جارہا ہو یا پھر اس شاگرد کی سی ہے جو بہت ہی نالائق ہو اور اسے پرنسپل کے دفتر بھیجا جارہا ہو، یا پھر اس محب کی سی ہے جس کا دعویٰ محبت بناوٹی ہو اسے ڈر ہو کہ وہ محبوب کو اپنا دل چیر کا دکھا نہیں سکے گا کہ میں آپ ﷺ سے کتنی زیادہ محبت کرتی ہوں کیونکہ اس دعوے کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ سفر میرے لئے بہت بھاری ثابت ہو رہا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ اس شہر کی تمنائے دید میری نس نس میں سمائی ہوئی رہتی ہے لیکن میری کم مائیگی اور نالائقی مجھے نڈھال کئے ہوئے ہے۔ اور جانے سے پہلے ان تمام لوگوں سے معذرت خواہ ہوں کہ جنکو میری وجہ سے دانستہ اور غیر دانستہ تکلیف پہنچی ہو۔ اللہ ہم سب کے گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے۔۔۔ آمین یارب کریم۔

**اقبال عظیم**

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
کہاں میں اور کہاں اس روضہ اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ
غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں
دلِ گرویدہ گرویدہ سرِ شوریدہ شوریدہ
مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ
بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ
وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ
مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسرہ افسردہ قدم لرزیدہ لرزیدہ

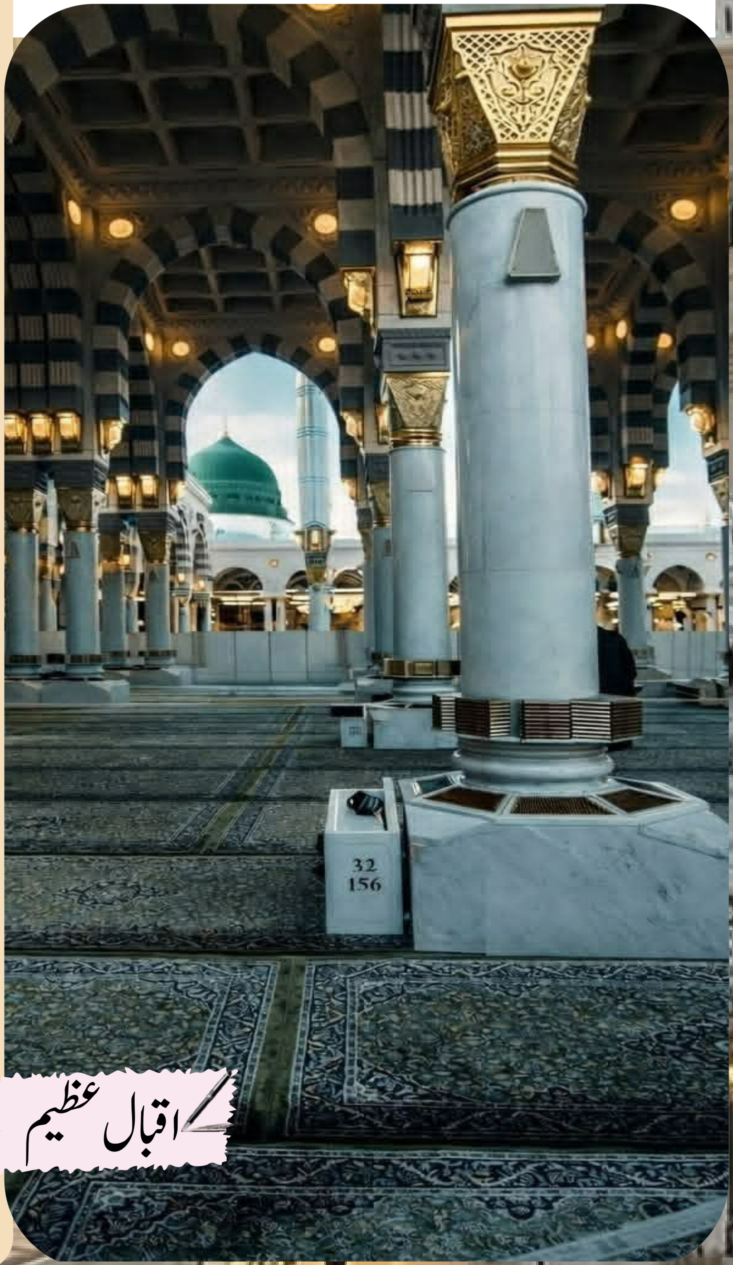

# عید الفطر مبارک

## "عید کا دن ہے گلے آج تو مل لے ظالم"

**نفیسی بنتِ مزمل کوہاٹ**

چولہے پر رکھے پتیلے میں شیر خورمہ آہستہ آہستہ پک رہا تھا۔ سمیہ نے چمچ سے چینی ڈالی اور اسے گھولتے ہوئے خیالوں میں کھو گئی۔ کاش دلوں کے برتن میں بھی اسی طرح چینی ڈالی جا سکتی۔ تاکہ سالوں پرانی کدورتوں میں محبت کی مٹھاس گھل کر دل شیر و شکر ہو جاتے۔ یہ کیسا شیر خورمہ ہو گا جو صرف اپنے ہی گھر میں کھالیا جائے گا اور اس میں میرے اُن رشتہ داروں کا حصہ نہیں ہو گا جن کے ساتھ کبھی ایک صحن میں اکٹھے بیٹھ کر ہاتھوں پر مہندی لگایا کرتے تھے۔ کتنی خوبصورت ہوتی تھیں وہ چاند راتیں جب چاند کی روشنی میں بہن بھائی اکٹھے، تاروں کے جھرمٹ کی طرح سر جوڑ کر خوشی کے گیت گایا کرتے تھے۔ نہ جانے کیوں اس بار عید پر چاند تو نکلا ہے لیکن وہ تارے سمٹ گئے ہیں۔

یہ سب سوچتے سوچتے اچانک اس کی نظر صحن میں بیٹھے اپنے بچوں پر پڑی تو اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ اس کے بچے اب بھی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کی عید ایک دوسرے کی خوشی میں خوش ہو کر گزرے گی۔

اس نے سوچ لیا کہ میں اپنے بچوں کو کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونے دوں گی۔ میں انہیں اخوت اور بھائی چارہ سکھاؤں گی اور بتاؤں گی کہ آپس کی ناراضگیوں سے انسان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ وہ اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

میں انہیں درگزری اور معافی کی عادت سکھاؤں گی، اور یہ بھی بتاؤں گی کہ رشتہ داری نبھانے کے لیے بڑے گھروں کی نہیں بلکہ بڑے دلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں انہیں اتفاق اور باہمی محبت کی برکت بتاؤں گی تاکہ وہ کبھی ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔

انہی سوچوں کے ساتھ وہ ہاتھ میں ایک پیالی شیر خورمہ لے کر کچن سے باہر نکلی اور بولی:

“ادھر آؤ بچو! یہ چکھو، شیر کیسی بنی ہے۔”

سب بچے خوشی سے امی کے پاس دوڑے آئے۔

ہر بچے کی خواہش تھی کہ امی کے ہاتھ سے پہلے شیر مجھے ملے۔ ہر بچہ دوسرے کو پیچھے کر کے خود آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سمیہ بچوں کی معصومیت دیکھ کر ہنس پڑی اور باری باری سب کو شیر کھلاتے ہوئے کہنے لگی:

"سب سے اچھا بچہ وہی ہوتا ہے جو دوسروں کو خود پر ترجیح دیتا ہے اور دوسروں کی خوشیوں میں خوش رہتا ہے۔ تم لوگ ایک دوسرے کی پسند کا خیال رکھو گے تو اللہ میاں تمہاری پسند بھی پوری کر دیں گے اور اگر تم لوگ دوسروں کو عزت اور محبت دو گے تو اللہ میاں تمہیں بھی عزتوں سے نواز دیں گے اس لئے ہمیشہ ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور مل کر رہنا۔"

یہ سب باتیں کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ وہ سوچ رہی تھی، کاش ہمیں بھی بچپن میں کسی نے یہ سب سمجھا دیا ہوتا تو شاید آج ہمارے درمیان تعلقات اتنے خراب نہ ہوتے۔

سمیہ کی بڑی بیٹی عائشہ اپنی امی کی آنکھوں میں جھلکتے آنسو دیکھ کر بھانپ گئی کہ بات کیا ہے۔ وہ بولی:

"امی! ایسا کرتے ہیں، اس عید پر ہم حنا خالہ اور عامر ماموں کے گھر جائیں گے اور انہیں منا لیں گے، اور یوں سب مل کر عید گزاریں گے۔"

ایک لمحے کے لیے سمیہ خاموش ہو گئی۔ وہ سوچنے لگی: میں کیوں اس امید اور انتظار میں بیٹھی ہوں کہ وہ مجھے عید ملنے آئیں گے؟ اگر واقعی میں اپنے بہن بھائیوں سے ملنا چاہتی ہوں تو مجھے ہی آغاز کرنا چاہیے، مجھے خود چلے جانا چاہیے۔

سمیہ آنسو چھپاتے ہوئے بولی: "جی بیٹا، ضرور جائیں گے۔ بلکہ کل سب سے پہلے ہم حنا خالہ اور عامر ماموں کے پاس عید ملنے جائیں گے، پھر اس کے بعد باقیوں کے گھر جائیں گے۔"

یہ سن کر بچوں کے دل میں خالہ اور ماموں سے ملنے کی خواہش اور بڑھ گئی، اور وہ خوشی خوشی صبح ہونے کے انتظار میں جلد ہی سو گئے۔

صبح ہوئی تو سمیہ کے دل میں عجیب سی بے چینی تھی۔ عرصے بعد بہن بھائیوں سے ملنے کی تمنا بھی تھی اور طرح طرح کے وسوسے بھی تھے کہ نہ جانے میرے جانے پر ان کے تاثرات کیا ہوں گے۔

انہی ملے جلے خیالات کے ساتھ وہ عید کی تیاری کرنے لگی۔ بچے بھی تیار ہو چکے تھے اور خالہ کے گھر جانے کے لیے بے تاب تھے۔

گاڑی میں مٹھائی کے ڈبے اور کزنز کے لیے عید کے تحفے رکھے گئے اور وہ حنا خالہ کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

دروازے پر پہنچ کر سمیہ نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو اس کی آواز کانپ گئی: "حنا... میں تمہاری بہن سمیہ... تم سے عید ملنے آئی ہوں۔"

حنا نے دونوں بانہیں کھول کر بہن کا استقبال کیا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رو پڑیں۔ روتے روتے حنا بولی:

"شکر ہے تم آ گئی ہو۔ میں ہر سال عید پر تمہارا انتظار کرتی تھی اور عیدیوں ہی گزر جاتی تھی۔"

دونوں بہنوں نے خوب باتیں کیں، پرانے شکوے بھلا کر بچپن کی یادیں تازہ کیں اور خوب ہنسیں۔ آخر میں سمیہ

عید تکمیل عنایت عید تقریب سعید
عید روزوں کا تتمہ عید بخشش کی نوید
جس گھڑی دوخ پکارے ہل من مزید
عید مومن روز محشر رب کی دید

جن کو مطلوب خدا ہے وہی ان کا دلبر
دن کو روزے سے رہے رات کو جاگے اکثر
کیوں منائیں نہ خوشی، عید یہاں اور وہاں
اجر مولی دے جنہیں پاس سے جھولی بھر کر

**مرسلہ: بنت عبداللہ**

نے واپسی کی اجازت لیتے ہوئے کہا: "حنا، میں بھی ہر سال عید پر تمہارے آنے کا انتظار کرتی تھی، لیکن امید ہے اب وہ انتظار ختم ہو چکا ہو گا۔ کل تم بھی میرے گھر آنا، میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گی۔ ابھی مجھے عامر بھائی کو بھی عید ملنے جانا ہے، میں انہیں بھی منانا چاہتی ہوں۔”

یہ سن کر حنا چونک گئی۔ اسے خیال آیا کہ یہی سب کچھ میں بھی کر سکتی تھی۔ بجائے اس کے کہ میں بہن بھائیوں کے آنے کا انتظار کرتی رہتی، میں خود کیوں نہ چلی جاتی۔ حنا فوراً بولی: "اچھا، تم ذرا ٹھہرو، میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔”

دونوں بہنیں اپنے بچوں کے ساتھ عامر بھائی کے گھر پہنچیں۔ سمیہ کا دل ایک بار پھر یہ سوچ کر کانپ گیا کہ نہ جانے بھائی کا رویہ کیسا ہو گا۔

اسی دوران عامر گھر کے لاؤنج میں بیٹھے کیمرے کی اسکرین پر بہنوں کو آتے دیکھ چکے تھے۔ ان کے ماتھے پر بل پڑ گئے اور وہ زیرِلب بڑبڑائے: "نہ جانے یہ دونوں اب مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔” وہ جلدی سے باہر نکلے اور چوکیدار سے کہہ دیا: "آنے والوں سے کہہ دو صاحب عید گزارنے شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔”

چوکیدار نے دروازہ کھولا اور بغیر یہ پوچھے کہ آنے والی خواتین کا اس گھر کے مالک سے کیا رشتہ ہے، صاف کہہ دیا:
"آپ واپس جا سکتی ہیں، گھر پر کوئی نہیں ہے۔” یہ سن کر حنا اور سمیہ کے دل کانپ گئے۔ وہ سمجھ گئیں کہ بھائی نے گھر پر ہونے کے باوجود ملنے سے انکار کر دیا ہے۔

چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے انہوں نے چوکیدار سے کہا: "کوئی بات نہیں، بس آپ انہیں بتا دینا کہ ان کی بہنیں عید ملنے آئی تھیں۔” بچوں کے چہرے لٹک گئے اور ماؤں کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے۔

سمیہ زیرِلب بولی: عید کا دن ہے، گلے آج تو مل لے عامر۔۔۔ رسمِ دنیا بھی ہے، موقع بھی ہے، دستور بھی ہے۔

2003 سے 2026 تک کا سفر

# درسِ قرآن ڈاٹ کام

سوشل میڈیا پر سب سے قدیم اور سب سے ریلائیبل برانڈ

ہمارا واٹس ایپ چینل جوائن کریں

انسان اپنے اہداف و مقاصد پانے کے لیے جان توڑ محنت کرتا ہے اور بسا اوقات راہِ اعتدال سے بھی ہٹ جاتا ہے۔

کس مقصد کے لیے کتنی محنت و کوشش کرنی ہے؟ اس بات کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن میں یوں بیان فرماتے ہیں:

1 رزق اور روزی کمانے کے لیے اللہ فرماتے ہیں :
**فَامْشُوا** (رزق حاصل کرنے کے لیے ''چلو'')

2 نماز کے لیے اللہ فرماتے ہیں:
**فَاسْعَوْا** (نماز کی طرف طرف ''لپکو'')

3 جنت و مغفرت کے لیے اللہ فرماتے ہیں:
**سَارِعُوا** (اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف ''دوڑ کر چلو'')

4 اپنی طرف آنے کے لیے اللہ فرماتے ہیں :
**فَفِرُّوا** (اللہ کی طرف ''دوڑو'')

## Calendar 2026-27 اِسلامی کیلنڈر ۱۴۴۷-۱۴۴۸ ہجری

### Feb - Mar 2026 رمضان ۱۴۴۷ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  |  |  |  | ۱ 19 | ۲ 20 | ۳ 21 | ۴ 22 | ۵ 23 | ۶ 24 | ۷ 25 | ۸ 26 | ۹ 27 | ۱۰ 28 | ۱۱ 1 Mar | ۱۲ 2 | ۱۳ 3 | ۱۴ 4 | ۱۵ 5 |
| ۱۶ 6 | ۱۷ 7 | ۱۸ 8 | ۱۹ 9 | ۲۰ 10 | ۲۱ 11 | ۲۲ 12 | ۲۳ 13 | ۲۴ 14 | ۲۵ 15 | ۲۶ 16 | ۲۷ 17 | ۲۸ 18 | ۲۹ 19 | ۳۰ 20 |  |  |  |  |  |  |

### Mar - Apr 2026 شوّال ۱۴۴۷ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  | ۱ ★ 21 | ۲ ★ 22 | ۳ ★ 23 | ۴ 24 | ۵ 25 | ۶ 26 |
| ۷ 27 | ۸ 28 | ۹ 29 | ۱۰ 30 | ۱۱ 31 | ۱۲ 1 Apr | ۱۳ 2 |
| ۱۴ 3 | ۱۵ 4 | ۱۶ 5 | ۱۷ 6 | ۱۸ 7 | ۱۹ 8 | ۲۰ 9 |
| ۲۱ 10 | ۲۲ 11 | ۲۳ 12 | ۲۴ 13 | ۲۵ 14 | ۲۶ 15 | ۲۷ 16 |
| ۲۸ 17 | ۲۹ 18 |  |  |  |  |  |

### Apr - May 2026 ذُوالقعدہ ۱۴۴۷ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  | ۱ 19 | ۲ 20 | ۳ 21 | ۴ 22 | ۵ 23 |
| ۶ 24 | ۷ 25 | ۸ 26 | ۹ 27 | ۱۰ 28 | ۱۱ 29 | ۱۲ 30 |
| ۱۳ ★ 1 May | ۱۴ 2 | ۱۵ 3 | ۱۶ 4 | ۱۷ 5 | ۱۸ 6 | ۱۹ 7 |
| ۲۰ 8 | ۲۱ 9 | ۲۲ 10 | ۲۳ 11 | ۲۴ 12 | ۲۵ 13 | ۲۶ 14 |
| ۲۷ 15 | ۲۸ 16 | ۲۹ 17 |  |  |  |  |

### May - Jun 2026 ذُوالحجہ ۱۴۴۷ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  | ۱ 18 | ۲ 19 | ۳ 20 | ۴ 21 |
| ۵ 22 | ۶ 23 | ۷ 24 | ۸ 25 | ۹ 26 | ۱۰ ★ 27 | ۱۱ ★ 28 |
| ۱۲ ★ 29 | ۱۳ 30 | ۱۴ 31 | ۱۵ 1 Jun | ۱۶ 2 | ۱۷ 3 | ۱۸ 4 |
| ۱۹ 5 | ۲۰ 6 | ۲۱ 7 | ۲۲ 8 | ۲۳ 9 | ۲۴ 10 | ۲۵ 11 |
| ۲۶ 12 | ۲۷ 13 | ۲۸ 14 | ۲۹ 15 | ۳۰ 16 |  |  |

### Jun - Jul 2026 مُحرّم ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  |  |  | ۱ 17 | ۲ 18 |
| ۳ 19 | ۴ 20 | ۵ 21 | ۶ 22 | ۷ 23 | ۸ 24 | ۹ ★ 25 |
| ۱۰ ★ 26 | ۱۱ 27 | ۱۲ 28 | ۱۳ 29 | ۱۴ 30 | ۱۵ 1 Jul | ۱۶ 2 |
| ۱۷ 3 | ۱۸ 4 | ۱۹ 5 | ۲۰ 6 | ۲۱ 7 | ۲۲ 8 | ۲۳ 9 |
| ۲۴ 10 | ۲۵ 11 | ۲۶ 12 | ۲۷ 13 | ۲۸ 14 | ۲۹ 15 |  |

### Jul - Aug 2026 صفر ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۰ ★ 14 |  |  |  |  |  | ۱ 16 |
| ۲ 17 | ۳ 18 | ۴ 19 | ۵ 20 | ۶ 21 | ۷ 22 | ۸ 23 |
| ۹ 24 | ۱۰ 25 | ۱۱ 26 | ۱۲ 27 | ۱۳ 28 | ۱۴ 29 | ۱۵ 30 |
| ۱۶ 31 | ۱۷ 1 Aug | ۱۸ 2 | ۱۹ 3 | ۲۰ 4 | ۲۱ 5 | ۲۲ 6 |
| ۲۳ 7 | ۲۴ 8 | ۲۵ 9 | ۲۶ 10 | ۲۷ 11 | ۲۸ 12 | ۲۹ 13 |

### Aug - Sep 2026 ربیعُ الاوّل ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  | ۱ 15 | ۲ 16 | ۳ 17 | ۴ 18 | ۵ 19 | ۶ 20 |
| ۷ 21 | ۸ 22 | ۹ 23 | ۱۰ 24 | ۱۱ 25 | ۱۲ ★ 26 | ۱۳ 27 |
| ۱۴ 28 | ۱۵ 29 | ۱۶ 30 | ۱۷ 31 | ۱۸ 1 Sep | ۱۹ 2 | ۲۰ 3 |
| ۲۱ 4 | ۲۲ 5 | ۲۳ 6 | ۲۴ 7 | ۲۵ 8 | ۲۶ 9 | ۲۷ 10 |
| ۲۸ 11 | ۲۹ 12 | ۳۰ 13 |  |  |  |  |

### Sep - Oct 2026 ربیعُ الثانی ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  | ۱ 14 | ۲ 15 | ۳ 16 | ۴ 17 |
| ۵ 18 | ۶ 19 | ۷ 20 | ۸ 21 | ۹ 22 | ۱۰ 23 | ۱۱ 24 |
| ۱۲ 25 | ۱۳ 26 | ۱۴ 27 | ۱۵ 28 | ۱۶ 29 | ۱۷ 30 | ۱۸ 1 Oct |
| ۱۹ 2 | ۲۰ 3 | ۲۱ 4 | ۲۲ 5 | ۲۳ 6 | ۲۴ 7 | ۲۵ 8 |
| ۲۶ 9 | ۲۷ 10 | ۲۸ 11 | ۲۹ 12 |  |  |  |

### Oct - Nov 2026 جُمادی الاُولیٰ ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  |  | ۱ 13 | ۲ 14 | ۳ 15 |
| ۴ 16 | ۵ 17 | ۶ 18 | ۷ 19 | ۸ 20 | ۹ 21 | ۱۰ 22 |
| ۱۱ 23 | ۱۲ 24 | ۱۳ 25 | ۱۴ 26 | ۱۵ 27 | ۱۶ 28 | ۱۷ 29 |
| ۱۸ 30 | ۱۹ 31 | ۲۰ 1 Nov | ۲۱ 2 | ۲۲ 3 | ۲۳ 4 | ۲۴ 5 |
| ۲۵ 6 | ۲۶ 7 | ۲۷ 8 | ۲۸ ★ 9 | ۲۹ 10 | ۳۰ 11 |  |

### Nov - Dec 2026 جُمادی الثانیۃ ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  |  |  |  | ۱ 12 |
| ۲ 13 | ۳ 14 | ۴ 15 | ۵ 16 | ۶ 17 | ۷ 18 | ۸ 19 |
| ۹ 20 | ۱۰ 21 | ۱۱ 22 | ۱۲ 23 | ۱۳ 24 | ۱۴ 25 | ۱۵ 26 |
| ۱۶ 27 | ۱۷ 28 | ۱۸ 29 | ۱۹ 30 | ۲۰ 1 Dec | ۲۱ 2 | ۲۲ 3 |
| ۲۳ 4 | ۲۴ 5 | ۲۵ 6 | ۲۶ 7 | ۲۷ 8 | ۲۸ 9 | ۲۹ 10 |

### Dec 2026 - Jan 2027 رجب ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ 11 | ۲ 12 | ۳ 13 | ۴ 14 | ۵ 15 | ۶ 16 | ۷ 17 |
| ۸ 18 | ۹ 19 | ۱۰ 20 | ۱۱ 21 | ۱۲ 22 | ۱۳ 23 | ۱۴ 24 |
| ۱۵ ★ 25 | ۱۶ 26 | ۱۷ 27 | ۱۸ 28 | ۱۹ 29 | ۲۰ 30 | ۲۱ 31 |
| ۲۲ 1 Jan | ۲۳ 2 | ۲۴ 3 | ۲۵ 4 | ۲۶ 5 | ۲۷ 6 | ۲۸ 7 |
| ۲۹ 8 | ۳۰ 9 |  |  |  |  |  |

### Jan - Feb 2027 شعبان ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  | ۱ 10 | ۲ 11 | ۳ 12 | ۴ 13 | ۵ 14 |
| ۶ 15 | ۷ 16 | ۸ 17 | ۹ 18 | ۱۰ 19 | ۱۱ 20 | ۱۲ 21 |
| ۱۳ 22 | ۱۴ 23 | ۱۵ 24 | ۱۶ 25 | ۱۷ 26 | ۱۸ 27 | ۱۹ 28 |
| ۲۰ 29 | ۲۱ 30 | ۲۲ 31 | ۲۳ 1 Feb | ۲۴ 2 | ۲۵ 3 | ۲۶ 4 |
| ۲۷ ★ 5 | ۲۸ 6 | ۲۹ 7 | ۳۰ 8 |  |  |  |

### Feb - Mar 2027 رمضان ۱۴۴۸ھ

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  |  | ۱ 9 | ۲ 10 | ۳ 11 |
| ۴ 12 | ۵ 13 | ۶ 14 | ۷ 15 | ۸ 16 | ۹ 17 | ۱۰ 18 |
| ۱۱ 19 | ۱۲ 20 | ۱۳ 21 | ۱۴ 22 | ۱۵ 23 | ۱۶ 24 | ۱۷ 25 |
| ۱۸ 26 | ۱۹ 27 | ۲۰ 28 | ۲۱ 1 Mar | ۲۲ 2 | ۲۳ 3 | ۲۴ 4 |
| ۲۵ 5 | ۲۶ 6 | ۲۷ 7 | ۲۸ 8 | ۲۹ 9 |  |  |

03332141195

www.darsequran.com

Darsequran1 DarsequranLive DarsequranDaily DarsequranVoice
DarsequranInternational AskMuftiSahab DarsequranKalam DarsequranKids DarsequranHealth DarsequranMedia

# عید مبارک کیلئے دلکش میک آپ ٹپس

ام حسن

### فریش لک کے لیے 'پرائمر'

میک آپ آرٹسٹ پرائمر کو گرمیوں کا دوست قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا فاؤنڈیشن گرمیوں میں بھی دیرپا قائم رہے تو پرائمر کا استعمال کیجیے۔ پرائمر استعمال کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ چہرے پر پرائمر کی تھوڑی سی مقدار (مٹر کے دانے برابر) معیاری برش کے ذریعے چہرے پر لگائی جائے۔ پرائمر جلد پر چکنائی نہیں آنے دیتا اور فاؤنڈیشن کا اثر چہرے پر رہتا ہے اور اسے چہرے سے ہٹنے نہیں دیتا۔

### چہرے کی صفائی

موسم چاہے کیسا بھی ہو، میک آپ سے پہلے جِلد کی کلینزنگ کرنا ضروری ہے۔ چہرہ اچھی طرح دھوئیں، کلینزنگ اور موائسچرائزنگ کریں، یہ بات ذہن میں رکھیں کہ گرمیوں میں موائسچرائزر آئل بیسڈ نہ ہو۔ اس کے بعد میک آپ کا آغاز کریں۔ اگر آپ کی جِلد آئلی ہے تو اسکن ٹونر یا عرق گلاب کا استعمال کریں۔

### ہلکا سب سے اچھا

موسم گرما میں شمری میک آپ کا استعمال ترک کر کے نیچرل اور ہلکے رنگوں کا انتخاب بہترین رہتا ہے۔ لپ اسٹک اور آئی شیڈو کے لیے ہلکے رنگوں کا انتخاب کریں۔ اگر چاہیں تو لپ لائنر کا استعمال کریں لیکن وہ بھی ہلکے رنگ کا ہونا چاہیے۔

صبح یا دوپہر کے اوقات میں آسمانی یا خاکستری شیڈ آنکھوں پر لگا کر ایک پرفیکٹ اور نیچرل لک حاصل کی جاسکتی ہے۔ اگر آپ شوخ انداز دینا چاہتی ہیں تو اس کے لیے گولڈن آئی شیڈو کا استعمال کریں۔ آنکھوں کے لیے گرم موسم میں واٹر پروف آئی میک آپ مناسب رہے گا۔ واٹر پروف مسکارے کا ایک کوٹ خوبصورتی میں اضافے کا سبب بنے گا۔

### بلش آن

گرمیوں کے موسم میں چہرے کو تروتازہ اور شگفتہ انداز عطا کرنے کے لیے کریم بلش کا استعمال پاؤڈر بلش سے زیادہ سود مند ثابت ہوگا۔ اگر آپ چاہیں تو اپنے من پسند پاؤڈر بلش کو کسی اچھے موسچرائزر کے ساتھ ملا کر آپ اپنا کریم بلش بنا سکتی ہیں کیونکہ کریمی بلش جِلد کے اوپر لگا رہتا ہے، اس لیے گرمی میں بھی دیرپا رہے گا۔ کریم بلش ہلکی ہوتی ہے اور چہرے پر جمے بغیر ہی آپ کو بہت اچھا، قدرتی اور نرم و ملائم نکھار دیتی ہے۔

### لپ اسٹک کا انتخاب

گرمیوں میں لپ اسٹک کے لیے گہرے رنگوں کا انتخاب ہرگز نہ کریں۔ اسی طرح گرم موسم میں لپ گلوس کا استعمال بھی نہیں کرنا چاہیے، یہ گرمیوں میں بہت جلد پگھل جاتا ہے۔

EID
AL FITR
عید الفطر
اللہ کا تحفہ

**صباء بٹ**

عید کی خوشی منانا سنت ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے رمضان کا خاص تحفہ ہے! رمضان کے روزے رکھنے کے بعد کھانے، پینے اور خوشی منانے کا حلال ذریعہ اور پر مسرت موقع ہے۔ جو مسلمان جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں۔

مگر افسوس کہ عید کے موقع پر بھی کچھ لوگ اداس اور غمگیں رہتے ہیں۔ سارا دن سو کر یا بنا کسی خوشی کے اداس رہ کر گزارتے ہیں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انھیں اس خوشی کے موقع پر بھی کوئی خوشی نہیں، انھیں کسی بھی خاص دن سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کی زندگی کا ہر دن ایک جیسا ہے۔ ان کے لیے زندگی خاص اہمیت نہیں رکھتی، وہ زندگی جی نہیں رہے بلکہ گزار رہے ہیں۔

کیا وہ بھول گئے ہیں کہ اللہ ہمیں خوشیاں منانے کا موقع دے رہا ہے؟ انسان ویسے تو خوشی کے لیے خود کو خوش کرنے اور نفس کی تسکین کے لیے بہت سے غلط اور اللہ کو ناراض کرنے کے کام تک کر جاتا ہے۔ صرف چند پل کی خوشی کے لیے اللہ کو ناراض کر جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ بعد میں برا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر عید تو ہمارے لیے اللہ کی طرف سے خوشیاں منانے کا بہت خاص تحفہ ہے۔ مگر ہم اس بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ بھئی کوئی بھی پریشانی ہے کچھ بھی ہے۔ سب عارضی ہے۔ ہم یہاں مستقل طور پر رہنے نہیں آئے جس طرح خوشیاں عارضی ہیں اسی طرح غم بھی عارضی ہیں۔ اور کچھ لوگ تو معمولی سی پریشانیوں کے لیے عید نہیں مناتے جبکہ یاد رکھیں عید کی خوشی منانا سنت ہے۔

عید کی خوشیاں منانا یہ بتاتا ہے کہ آپ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں۔ یہ ایک موقع ہے اپنے آپ کو تازہ کرنے کا، اپنے پیاروں کے ساتھ وقت گزارنے کا، اور اللہ کا شکر ادا کرنے کا۔ اپنے دل کو صاف کریں، اپنی روح کو تازہ کریں، اور عید کی خوشیاں منائیں۔

مؤمن کسی حال میں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔ اللہ پر توکل رکھتا ہے اور جب اللہ نے مشکل کے ساتھ آسانی کا وعدہ کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ جو میرے رستے پر چلے اور مجھ پر توکل کرے اس کے لیے میں ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ کھول دیتا ہوں تو پھر اللہ کی نعمت سے منہ پھیرنا اور مایوس ہونا کیسا یہ تو کفران نعمت ہے۔ اللہ کو ناراض

کرنے والی بات ہے۔

اس عید پر ان سب لوگوں کے لیے میرا پیغام ہے اللہ کے تحفے کو دل سے قبول کرتے ہوئے، اس کی عطا کردہ سب نعمتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں عید کی خوشی منائیں۔ اور اس کا مطلب صرف نئے کپڑے جوتے پہن کر گھومنا پھرنا نہیں ہے بلکہ عید کے دن بھی نمازیں لازمی ادا کریں، اللہ کو یاد رکھیں، عبادات صرف رمضان المبارک میں فرض نہیں بلکہ جو عبادات فرض ہیں وہ بنا کسی عذر کے کسی صورت معاف نہیں' اس لیے ان سے غافل نہیں ہونا۔

اللہ کا شکر ادا کریں جس نے یہ خاص تحفہ عطاء فرمایا خوشیاں منانے کا حلال ذریعہ دیا، اس پر مسرت موقع پر رشتے داروں کو بلائیں ملنے جائیں، ناراض کو راضی کریں، بچوں کو تحائف دیں، غریب رشتے داروں کی تحائف کے زریعے امداد کریں جس سے ان کے بچے بھی عید کی خوشیوں سے محروم نارہ جائیں، حلال خوشی کے دن کو سنت رسول ﷺ کے مطابق عمل کرتے ہوئے بھرپور طریقے سے منائیں سب پریشانیاں، دکھ ایک طرف کر دیں سب بھول کر عید کی خوشیاں منائیں، عورتیں بے پردگی سے بچتے ہوئے گھر میں اپنے لیے تیار ہوں نئے کپڑے پہنیں کہ یہ ثواب ہے۔

عید کی خوشیاں لازمی منائیں! سو کر اور مایوسی میں منہ لٹکا کر عید نہ گزاریں۔ اپنے لیے خوشی منائیں، اپنے پیاروں کے ساتھ وقت گزاریں، اللہ کی رحمت اور نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ ایسا کرنے سے آپ کو روحانی و قلبی سکون حاصل ہو گا ان شاء اللہ!

عید مبارک
EID MUBARAK

# سنہرا کلپ

خولہ بنت اسماعیل، لیہ

عید کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ گھر میں صفائی، سلائی اور خریداری کا چرچا تھا۔ عائشہ، اسماء اور سعدیہ بھی جلد از جلد شاپنگ مکمل کرنا چاہتی تھیں۔

”اسماء! تم نے بچوں کی جو فراک درزن کو دی تھی، وہ کب تک سلائی کر دے گی؟“ امی نے مصروف انداز میں پوچھا۔

”بس بھابی، آج ہی جا کر لے آئیں گے۔ پھر میچنگ کی چوڑیاں اور جوتے بھی تو لینے ہیں۔“ چچی نے جواب دیا۔

”امی جان! میں نے وہ سنہرا کلپ بھی لینا ہے!“ رملہ نے فوراً اپنی فرمائش پیش کی۔

”جی بیٹا، ضرور لینا۔ آج شام بازار جائیں گے تو تم بھی ساتھ چلنا۔“

”ٹھیک ہے امی!“ رملہ خوشی سے چہک اٹھی۔

”اسماء! آپ سعدیہ کو ساتھ لے جا کر درزن سے کپڑے لے آئیں۔ میں گھر کا کام دیکھ لوں، پھر شام کو بازار بھی جانا ہے۔“

”جی بھابی، ہم ابھی جاتے ہیں۔“ چھوٹی چچی نے جواب دیا۔

اسی دوران ابو جان اندر آئے تو دیکھا سعد داداجان کا چشمہ لگا کر کھیل رہا ہے۔

”ارے بیٹا! یہ کیا کر رہے ہو؟“ ابو جان نے مسکرا کر ٹوکا۔

”ابو جان! میں دیکھ رہا ہوں کہ چشمہ لگا کر دنیا کیسی لگتی ہے، جو داداجان ہر وقت لگاتے ہیں!“ سعد کے معصوم جواب پر سب ہنس پڑے۔

”چلو، اب چشمہ اتارو اور ہاتھ دھو کر کھانے کی میز پر آؤ۔“ امی نے حکم دیا۔

ہنسی مذاق کے ساتھ سب نے مل کر کھانا کھایا۔

شام کو ابو جان نے آواز دی، ”بیگم صاحبہ! جلدی کیجیے، گاڑی نکال لی ہے۔“

”جی، بس ابھی آئی!“ امی نے چادر سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

”سعدیہ، اسماء جلدی آئیں، اور رملہ تم بھی تیار ہو جاؤ۔ جو لینا ہے، لے لینا۔“

”جی امی! میں تیار ہوں!“ رملہ نے سینڈل پہنتے ہوئے کہا۔ سب خوشی خوشی گاڑی میں بیٹھے اور بازار روانہ ہو گئے۔ بازار میں خوب چہل پہل تھی۔ رنگ برنگی دکانیں، جگمگ لائٹیں اور خریداروں کا ہجوم ہر طرف عید کی رونق تھی۔

رملہ کی نظریں سنہرے کلپ اور سنہری چوڑیوں کو تلاش کر رہی تھیں کہ اچانک اسے وہی دکان نظر آ گئی جہاں اس نے پہلے سنہرا کلپ دیکھا تھا۔ وہ فوراً اندر چلی گئی اور مختلف کلپ دیکھنے لگی۔ آخر کار اسے اپنا پسندیدہ کلپ

مل گیا۔

''امی جان! یہ رہا کلپ، پلیز مجھے یہ لے دیں!'' اس نے خوشی سے آواز دی۔

دکان دار اس کے پُرجوش انداز پر مسکرا دیا، مگر اچانک اسے ایک اور بچی یاد آ گئی——شازیہ——جو کچھ دیر پہلے یہی کلپ دیکھ کر خوش ہوئی تھی، مگر قیمت سن کر اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا اور وہ خاموشی سے چلی گئی تھی۔ دکان دار کو افسوس ہوا کہ کاش وہ اسے رعایت دے دیتا۔

''بھائی، یہ کلپ پیک کر دیں۔'' امی کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آیا اور فوراً کلپ پیک کر دیا۔

باہر نکلتے ہی چچی نے پوچھا، ''ارے رملہ! تم کہاں چلی گئی تھی؟''

''چچی دیکھیں! کتنا خوبصورت کلپ ہے۔ میں یہی لینے گئی تھی۔''

''واقعی بہت پیارا ہے!'' چچی نے اسے پیار کیا۔ چند قدم آگے بڑھے تو رملہ کی نظر ایک بچی پر پڑی جو اداس نگاہوں سے اسی دکان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہی معصوم چہرہ "شازیہ۔''

''امی جان! وہ بچی کتنی پیاری ہے، مگر بہت اداس لگ رہی ہے۔'' امی کو فوراً دکان دار کی بات یاد آ گئی۔

انہوں نے نرمی سے پوچھا، ''رملہ! اپنی خوشی کو دوگنا کرنا چاہتی ہو؟'' ''جی امی! کیسے؟'' ''چلو، اسی طرح کا ایک اور سنہرا کلپ خرید کر اسے تحفہ دیتے ہیں۔'' ''واہ امی! یہ اس کے بالوں میں بہت خوبصورت لگے گا!'' رملہ خوش ہو گئی۔

وہ دوبارہ دکان میں گئیں۔ دکان دار نے حیرت سے دیکھا۔

''بھائی، اسی طرح کا ایک اور سنہرا کلپ دیجیے۔''

وہ سب سمجھ گیا۔ اس نے کلپ کے ساتھ سنہری چوڑیاں بھی پیک کر دیں، شاید اپنے پچھتاوے کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔ باہر آ کر رملہ دوڑتی ہوئی شازیہ کے پاس گئی اور پیکٹ اس کی طرف بڑھایا۔

''یہ آپ کے لیے عید کا تحفہ ہے!''

شازیہ کی آنکھوں میں حیرت اور خوشی چمک اٹھی۔ اس نے کلپ کو دیکھا، مسکرائی اور بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کی سچی مسکراہٹ دیکھ کر رملہ کو بے حد خوشی ہوئی شاید اپنی خریداری سے بھی زیادہ۔ عید کا دن آیا تو گھر خوشیوں سے مہک رہا تھا۔ ابو جان اور سعد نمازِ عید پڑھ کر آئے۔ رملہ نے سنہرا کلپ لگایا ہوا تھا، مگر آج وہ اپنے کپڑوں سے زیادہ اس بات کا ذکر کر رہی تھی کہ خوشی بانٹنے سے بڑھتی ہے۔

گھر میں ہنسی، محبت اور شکر گزاری کا ماحول تھا۔ رملہ کے دل میں سنہرے کلپ سے بڑھ کر اس نیکی کی چمک تھی جو اس نے کی تھی۔ یوں یہ عید سب کے لیے یادگار بن گئی۔

# عِیدمُبارک کے اسپیشل پکوان

**عذرا خالد**

سب سے پہلے دل کی گہرائیوں سے آپ سب کو عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت دن کو ہمارے لیے خوشیوں، برکتوں اور مسرتوں کا پیغام بنادے۔

عید کی نماز ادا کرنے کے بعد گھروں میں دستر خوان سجائے جاتے ہیں اور سب سے پہلے جس چیز کا بے چینی سے انتظار کیا جاتا ہے وہ عید کی روایتی اور محبوب ڈش شیر خرمہ ہوتی ہے۔ یہ صرف ایک میٹھا پکوان نہیں بلکہ ہماری عید کی روایت، محبت اور مہمان نوازی کی خوبصورت علامت ہے۔ گھر کے بڑے ہوں یا بچے، سب ہی بے صبری سے شیر خرمے کا انتظار کرتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کی مٹھاس ہی عید کی خوشیوں کو مکمل کرتی ہے۔ دودھ، کھجور، سویاں، خشک میوہ جات اور خوشبودار اجزاء سے تیار کیا جانے والا یہ لذیذ پکوان نہ صرف ذائقے میں بے مثال ہوتا ہے بلکہ اس کی خوشبو پورے گھر کو عید کی مسرت سے بھر دیتی ہے۔ مہمانوں کی تواضع بھی عموماً اسی سے کی جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ عید کی صبح کا آغاز اکثر شیر خرمے کی مٹھاس سے ہوتا ہے۔

عید کی ان ساعتوں کو یادگار بنانے کے لیے ہم پیش کرتے ہیں مزیدار اور آسان کھانوں اور خاص طور پر لذیذ شیر خرمے کی چند بہترین تراکیب، جن سے آپ کا دستر خوان خوشبوؤں اور ذائقوں سے مہک اٹھے گا۔

## اسپیشل شیر خرمہ

اجزاء: دودھ 1 لیٹر، الائچی پسی ہوئی آدھا چائے کا چمچ، شکر 1 کپ، چھوارے کٹے ہوئے 10 تا 15 عدد اور پستے کٹے ہوئے آدھا کپ۔

سویوں کے لیے اجزا: گھی آدھا کپ اور سویاں 250 گرام۔

گارنش کے لیے اجزا: بادام 10 تا 12 عدد، پستہ 10 تا 12 عدد اور کھجور کٹی ہوئی 4 تا 5 عدد۔

ترکیب:

ایک درمیانی دیگچی میں دودھ گرم کریں، پھر الائچی پاؤڈر اور چینی شامل کر کے پکائیں۔ اب 5 سے 10 منٹ کے لیے ہلکی آنچ پر دم پر رکھ دیں۔

فرائی پین میں گھی ڈال کر گرم کریں اور سویوں کو بھون لیں۔ اب بھنی ہوئی سویوں کو دودھ میں شامل کر کے پکائیں۔ پھر کٹی ہوئی کھجور ڈال کر نرم ہونے تک پکائیں۔ پستہ ڈالیں اور چمچ سے ہلائیں۔ بادام اور پستہ سے گارنش کریں۔ عید کی شان، مزے دار شیر خرمہ تیار ہے۔

## شاہی سفید یخنی پلاؤ

گوشت (بکرے یا گائے کا) 500 گرام (آدھا کلو)، پانی 2 لیٹر، پیاز درمیانہ سائز 1 عدد (تقریباً 150

گرام)، لہسن 2 سے 3 جوئے (تقریباً ایک چمچ کٹا ہوا)، ادرک ایک چمچ باریک کٹی ہوئی، سونف ایک چمچ (کپڑے میں باندھی ہوئی پوٹلی)، نمک حسبِ ذائقہ (تقریباً ڈیڑھ چمچ)، کالی مرچ ثابت ایک چمچ، بڑی الائچی 2 سے 3 عدد، گھی یا تیل آدھا کپ (120 ملی لیٹر)، چاول باسمتی 3 کپ (تقریباً 600 گرام)، سبز مرچ 2 عدد باریک کٹی ہوئی، ٹماٹر 1 عدد باریک کٹا ہوا اور لیموں کا رس 2 کھانے کے چمچ۔

ترکیب:

گوشت دھو کر ایک کھلے برتن میں ڈالیں اور اس میں دو لیٹر پانی شامل کریں۔ پھر پیاز، لہسن، ادرک، سونف کی پوٹلی، نمک، کالی مرچ اور بڑی الائچی ڈال دیں اور ہلکی آنچ پر 15 سے 20 منٹ تک پکائیں یہاں تک کہ گوشت گل جائے اور خوشبودار یخنی تیار ہو جائے۔ اس کے بعد یخنی چھان کر الگ کر لیں اور ثابت مصالحے نکال لیں۔ دیگچی میں آدھا کپ گھی یا تیل گرم کریں اور گوشت کو اس میں ہلکا سا فرائی کریں۔ جب گوشت اچھی طرح بھن جائے تو اس میں چھانی ہوئی یخنی شامل کریں اور دھلے ہوئے چاول ڈال دیں۔ ساتھ ہی سبز مرچ، ٹماٹر اور لیموں کا رس بھی شامل کریں۔ نمک چیک کریں اور جب پانی خشک ہونے لگے تو چاولوں کو دم پر رکھ دیں۔ چند منٹ بعد خوشبودار اور مزیدار شاہی سفید یخنی پلاؤ تیار ہو جائے گا۔

### مٹن کڑاہی

مٹن ایک کلو، دہی ایک پاؤ، لہسن کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ، تیل ایک کپ، کٹی ہوئی سرخ مرچ دو چائے کے چمچ، ہلدی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، نمک حسبِ ذائقہ، دھنیا پاؤڈر تین کھانے کے چمچ، ہری مرچ چار عدد باریک کٹی ہوئی اور ہرا دھنیا حسبِ ضرورت۔

ترکیب:

سب سے پہلے کڑاہی میں تیل گرم کریں اور اس میں گوشت ڈال کر اچھی طرح فرائی کریں۔ پانچ منٹ بعد اس میں سرخ مرچ، نمک، ہلدی اور ہرا دھنیا شامل کر دیں۔ تھوڑی دیر بھوننے کے بعد دہی اچھی طرح پھینٹ کر شامل کریں اور ساتھ ہی دھنیا پاؤڈر بھی ڈال دیں۔ اب اس میں دو گلاس پانی ڈال کر گوشت کو اچھی طرح گلنے دیں۔ جب پانی خشک ہونے لگے تو ہری مرچ اور زیرہ پاؤڈر شامل کر کے مزید پانچ منٹ تک بھونیں۔ جب اوپر تیل نظر آنے لگے تو چولہا بند کر دیں۔ مزیدار مٹن دہی کڑاہی تیار ہے، جسے گرم گرم نان کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے۔

عید محبت، اپنائیت اور مہمان نوازی کا خوبصورت اظہار ہے۔ عید کے یہ روایتی اور لذیذ پکوان ہمارے دستر خوان کو ہی نہیں بلکہ ہمارے دلوں کو بھی خوشیوں سے بھر دیتے ہیں۔